اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۱۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر غلام نبی — قیمت ایک آنہ

جلد ۳۰ | ۲۰ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش | ۲ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۱ ھ | ۲۰ ماہ جنوری ۱۹۴۲ ء | نمبر ۱۷

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینجر الفضل ہو

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ صلح ۱۳۲۱ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج چھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ۔ سر درد۔ کھانسی اور کان درد کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں:۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ سلسلہ کے ایک کام کی سرانجام دہی کے لئے منٹگمری تشریف لے گئے ہیں:۔

کل میاں عبد اللہ صاحب عرف عبدل نے اپنے لڑکے عبد الستار کی دعوت ولیمہ دی جس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تشریف لے گئے۔ اور دعا فرمائی

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۱ ھ

فی الواقعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام پیشوایانِ مذاہب کی تعظیم کرنے کی تعلیم دی

مولوی ثناء اللہ صاحب نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تقریروں پر اپنے نقطۂ نگاہ سے عجیب و غریب تبصرہ کرتے ہوئے جہاں کئی ایک اور باتیں بالکل بے ڈھنگی پیش کی ہیں۔ وہاں اس حقیقت کے بھی خلاف کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مذاہب کے پیشواؤں کی تعظیم و تکریم کرنے کی تعلیم دی ہے۔ لکھا ہے:۔

"اس کے متعلق ہم اپنا کوئی لفظ نہیں لکھتے۔ مرزا صاحب ہی کے الفاظ پیش کئے دیتے ہیں۔ جو ایک ایسے بزرگ کے حق میں ہیں جو مسلمانوں اور عیسائیوں کا مشترک پیشوا ہے۔ یعنی حضرت عیسٰی مسیح علیہ السلام۔ اسی بزرگ کی بابت مرزا صاحب کی گل افشانی یہ ہے کہ مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو شرابی۔ نہ زاہد۔ نہ عابد۔ نہ حق کا پرستار متکبر۔ خود بین۔ خدائی کا دعوےٰ کرنے والا"

یہ حوالہ پیش کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے اسی حق پوشی سے کام لیا ہے۔ جو موجودہ زمانہ کے علماء کے سُو کا خاصہ ہے۔ اور جس کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم انہیں شر من تحت ادیم السماء کے مصداق قرار دے چکے ہیں۔ دعوےٰ یہ کیا گیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام مذاہب کے پیشواؤں کی تعظیم و تکریم کرنے کی تعلیم دی ہے اسے غلط ثابت کرنے کے لئے جب مولوی صاحب کھڑے ہوئے تو انہیں یہ مطالبہ کرنا چاہیئے تھا۔ کہ بتاؤ۔ یہ تعلیم کہاں دی ہے۔ آگے یہ دوسرا سوال تھا۔ کہ آپ نے اور آپ کی جماعت نے اس پر عمل کیا ہے۔ یا نہیں لیکن مولوی صاحب نے اصل بات کی طرف رُخ نہ کرتے ہوئے دوسری بات کے متعلق دھوکہ دینے کی کوشش شروع کر دی۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تحریرات میں مختلف مذاہب کے پیشواؤں کی تعظیم و تکریم کرنے کی جو تعلیم دی ہے۔ اس کی مثال رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتی۔ مثلاً آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم لوگ دوسری قوموں کے نبیوں کی نسبت ہرگز بدزبانی نہیں کرتے۔ بلکہ ہم یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جس قدر دُنیا میں مختلف قوموں کے لئے نبی آئے ہیں۔ اور کروڑہا لوگوں نے ان کو مان لیا ہے۔ اور دُنیا کے کسی ایک حصہ میں ان کی محبت اور عظمت جاگزیں ہو گئی ہے۔ اور ایک زمانہ دراز اس محبت اور اعتقاد پر گزر گیا ہے۔ تو بس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے۔ تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی" (پیغام صلح)

ظاہر ہے۔ کہ جو انسان یہ عقیدہ رکھتا ہو۔ اور یہ تعلیم دے۔ اس کے متعلق اس قسم کا وہم کرنا بھی دور از انصاف ہے۔ کہ اس نے خدا کے کسی مسلّمہ نبی کی شان کے خلاف کوئی بات کہی ہوگی۔ لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب اب اس منزل پر پہونچ چکے ہیں۔ کہ محالات کو احمدیت کے متعلق ممکنات قرار دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس فرسودہ اعتراض کو پھر دوہرا دیا۔ کہ آپ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شان کے خلاف الفاظ استعمال کر کے ان کی ہتک کی ہے۔ حالانکہ جو الفاظ مولوی صاحب نے پیش کئے ہیں۔ ان کے ساتھ ہی یہ فقرات بھی موجود ہیں:۔

"امید کہ پادری صاحبان اس مضمون کو غور سے پڑھیں۔ اور اس کے الفاظ سے رنجیدہ خاطر نہ ہوں۔ کیونکہ یہ تمام پیرایہ میاں فتح مسیح کے سخت الفاظ اور نہایت ناپاک گالیوں کا نتیجہ ہے۔ تاہم ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کی شان مقدس کا بہرحال لحاظ ہے۔ اور صرف فتح مسیح کے سخت الفاظ کے عوض میں ایک فرضی مسیح کا بالمقابل ذکر کیا گیا ہے۔ اور وہ بھی سخت مجبوری سے۔ کیونکہ اس نادان نے بہت ہی شدت سے گالیاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نکالی ہیں۔ اور ہمارا دل دکھایا ہے"

(مکتوبات احمدیہ جلد سوم صفحہ ۱۲۴)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو الفاظ فتح مسیح کو لکھے۔ وہ اس کی ان نہایت ہی ناپاک گالیوں کے مقابلہ میں تھے۔ جو اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیں۔ (۲) آپ نے حضرت مسیح علیہ السلام کی شان مقدس کا اعتراف فرمایا۔ اور (۳) جو کچھ لکھا اسے فرضی مسیح کے متعلق قرار دیا:۔

پس اس حوالہ سے بھی صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی قطعاً ہتک نہیں کی۔ اور ان کی شان کے خلاف کوئی سخت لفظ استعمال نہیں فرمایا۔ علاوہ ازیں اور بھی متعدد مقامات پر آپ نے مخالفین کے اس اعتراض کو نہایت وضاحت کے ساتھ رد فرمایا ہے۔ چنانچہ کشتی نوح صفحہ ۱۶ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"موسےٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا۔ اور محمدی سلسلہ میں مَیں مسیح موعود ہوں۔ سو مَیں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں۔ اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص۔ جو مجھے کہتا ہے۔ کہ مَیں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر۔ بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں"

ایام الصلح صفحہ ۲ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا اور پاک اور راستباز نبی مانیں۔ اور ان کی نبوت پر ایمان لاویں۔ سو ہماری کسی کتاب میں کوئی ایسا لفظ بھی نہیں ہے۔ جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ دھوکہ کھانے والا اور جھوٹا ہے"۔

کتاب البریہ صفحہ ۹۳ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم لوگ جس حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور نیک اور راستباز مانتے ہیں۔ تو پھر کیونکر ہماری قلم سے ان کی شان میں سخت الفاظ نکل سکتے ہیں"۔

حجۃ الاسلام صفحہ ۸ میں لکھتے ہیں۔ "اللہ جلشانہ کی قسم ہے۔ کہ مجھے صاف طور پر اللہ جلشانہ نے اپنے الہام سے فرمایا ہے۔ کہ حضرت مسیح بلا تفاوت ایسا ہی انسان تھا جس طرح اور انسان ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کا سچا نبی اور اس کا مرسل اور برگزیدہ ہے"۔

اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۹۷ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے شک خدا کا ایک پیارا نبی تھا۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی صفات اپنے اندر رکھتا تھا۔ نیک تھا۔ برگزیدہ تھا۔ خدا سے ملا ہوا تھا"۔

رسالہ فتح مسیح میں لکھتے ہیں:

"ہم اس سچے مسیح کو مقدس اور بزرگ اور پاک جانتے اور مانتے ہیں جس نے نہ خدائی کا دعویٰ کیا نہ بیٹا ہونے کا۔ اور جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی خبر دی۔ اور ان پر ایمان لایا"۔

اس قسم کے اور بھی بہت سے حوالے پیش کئے جاسکتے ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پوری پوری تعظیم وتکریم کا ذکر فرمایا ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب ان حوالوں سے ناواقف نہیں ہوسکتے۔ لیکن باوجود اسکے انہوں نے حق پوشی کی راہ اختیار کی۔ اور دیانت کی گردن پر کند چھری پھیرتے ہوئے چند الفاظ کو سیاق و سباق سے علیحدہ کرکے اس مطلب کے لئے پیش کردیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ناکام ونامراد مخالفوں کے پاس اب کوئی معقول دلیل باقی نہیں رہ گئی جسے عوام کے سامنے پیش کرسکیں۔ بلکہ اس بارے میں کلیتہً تہی دست ہوچکے ہیں۔ اس لئے دیدہ دانستہ دھوکہ اور جھوٹ سے کام لینے میں یہی طریق مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس آخری عمر میں بھی اختیار کر رکھا ہے۔

(بقیہ مدینۃ المسیح)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب اور دوسرے بہت سے اصحاب بھی مدعو تھے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اس تقریب کو بابرکت کرے۔

کل بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ میں آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب ہندوستان کے موجودہ آئین پر تقریر فرمائی جس میں موجودہ صوبجاتی اور مرکزی حکومتوں کے دوائر عمل ان کے اختیارات اور ان کی تشکیل وغیرہ کے متعلق ضروری تفاصیل بیان کیں۔ نیز پاکستان فیڈریشن۔ کنفیڈریشن وغیرہ سیاسی اصطلاحات کی تشریح فرماتے ہوئے ان پر اعتراضات اور ان کے جوابات عام فہم الفاظ میں بیان کئے۔ تقریر کے آخر میں آپ نے بعض اصحاب کے سوالات کے جواب بھی دیئے۔

اعلانات نکاح

قادیان ۱۸ دسمبر۔ کل بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں نہایت لطیف اور پر معارف خطبہ پڑھنے کے بعد حسب ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

۱۔ جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے بی ٹی کا نکاح فرخندہ بیگم صاحبہ بنت جناب شیخ نیاز احمد صاحب کے ساتھ تین ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

۲۔ ذوالفقار علی صاحب غنی ابن جناب ڈاکٹر اقبال علی صاحب غنی کا نکاح رقیہ بیگم بنت جناب میاں محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی کے ساتھ تین ہزار روپیہ مہر پر۔

۳۔ دین محمد صاحب ولد غلام محمد صاحب قادیان کا نکاح صدیقہ بیگم صاحبہ بنت اللہ بخش صاحب کے ساتھ ایک ہزار روپیہ مہر پر۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تعلقات کو جانبین کیلئے بابرکت بنائے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرنیوالے اصحاب

ذیل میں ان اصحاب کی فہرست درج کی جاتی ہے جنہوں نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک پر بیعت کی۔

۱۔ چودہری فقیر محمد صاحب سرگودہا
۲۔ عبدالرحیم صاحب جہلم
۳۔ احمد بخش صاحب سرگودہا
۴۔ محمد اسمٰعیل صاحب گجرات
۵۔ محمد یوسف صاحب لدھیانہ
۶۔ عنایت اللہ صاحب امرتسر
۷۔ فتح حسین صاحب "
۸۔ فرمان علی صاحب گجرات
۹۔ اللہ بخش صاحب سیالکوٹ
۱۰۔ محمد شفیع صاحب "
۱۱۔ فقیر محمد صاحب "
۱۲۔ محمد حسین صاحب مظفر آباد
۱۳۔ ولی محمد صاحب کشمیر
۱۴۔ محمد خان صاحب سرگودہا
۱۵۔ فیض محمد صاحب حصار
۱۶۔ غلام احمد صاحب سرگودہا
۱۷۔ غلاف عارف صاحب لاہور
۱۸۔ نور الدین صاحب ملتان
۱۹۔ عبدالرحیم صاحب امرتسر
۲۰۔ محمد احمد صاحب اکبر جہلم
۲۱۔ عبداللہ خان صاحب "
۲۲۔ محمد صادق صاحب "
۲۳۔ لعل محمد صاحب ملتان
۲۴۔ محمد شریف صاحب "
۲۵۔ عبدالخالق صاحب گجرات
۲۶۔ نادر خان صاحب سرگودہا
۲۷۔ منظور احمد خان صاحب امرتسر
۲۸۔ غلام محی الدین صاحب گجرات
۲۹۔ صلاح الدین صاحب "
۳۰۔ چودہری محمد صاحب شیخوپورہ
۳۱۔ عبدالرحمٰن صاحب گجرات
۳۲۔ فضل داد صاحب "
۳۳۔ غلام محمد صاحب "
۳۴۔ محمد خان صاحب گجرات
۳۵۔ محمد خان صاحب "
۳۶۔ احمد دین صاحب "
۳۷۔ عنایت اللہ صاحب "
۳۸۔ محمد ظفر صاحب "
۳۹۔ بہرام خان صاحب "
۴۰۔ ملک محمد اسمٰعیل صاحب شیخوپورہ
۴۱۔ اکبر علی صاحب گجرات
۴۲۔ عبدالرحمٰن صاحب "
۴۳۔ فتح خان صاحب "
۴۴۔ محمد امیر صاحب منٹگمری
۴۵۔ سلطان صاحب "
۴۶۔ جان محمد صاحب انبالہ
۴۷۔ فضل دین صاحب لاہور
۴۸۔ فقیر محمد صاحب ہزارہ
۴۹۔ محمد علی صاحب شیخوپورہ
۵۰۔ علی زمان صاحب "
۵۱۔ غلام جیلانی صاحب بہاولپور
۵۲۔ غلام رسول صاحب گوجرانوالہ
۵۳۔ محمد صادق صاحب گورداسپور
۵۴۔ برکت علی صاحب سیالکوٹ
۵۵۔ محمد شفیع صاحب گورداسپور
۵۶۔ محمد یونس صاحب شیخوپورہ
۵۷۔ میاں شعبان صاحب "
۵۸۔ بشیر احمد صاحب "
۵۹۔ نبی بخش صاحب گورداسپور
۶۰۔ محمد اقبال صاحب گوجرانوالہ
۶۱۔ خان محمد صاحب "
۶۲۔ بڈھوں بی بی صاحبہ سیالکوٹ
۶۳۔ رحمت بی بی صاحبہ "
۶۴۔ غلام حسین صاحب حیات محمد
۶۵۔ وزیر صاحب سیالکوٹ
۶۶۔ محمد رمضان صاحب گورداسپور
۶۷۔ اکبر علی صاحب گجرات
۶۸۔ فتح خان صاحب "
۶۹۔ محمد ضیاء الحق صاحب جالندہر
۷۰۔ فضل احمد صاحب لائلپور
۷۱۔ بشیر احمد صاحب گوجرانوالہ
۷۲۔ چودہری علی محمد صاحب "
۷۳۔ محمد اصغر صاحب لاہور
۷۴۔ محمد حنیف صاحب نئی دہلی
۷۵۔ رحمت اللہ صاحب جالندہر
۷۶۔ محمد صادق صاحب "
۷۷۔ مظفر حسین صاحب سیالکوٹ
۷۸۔ محمد اقبال صاحب "
۷۹۔ محمد رفیق صاحب جالندہر
۸۰۔ فضل احمد صاحب ہوشیارپور
۸۱۔ سلطان احمد صاحب جہلم
۸۲۔ محمد شفیع صاحب ہوشیارپور
۸۳۔ پیر اندتا صاحب "
۸۴۔ امجد حسین صاحب "
۸۵۔ محمد دین صاحب "
۸۶۔ شیخ احمد علی صاحب پٹیالہ
۸۷۔ محمد اقبال صاحب سیالکوٹ
۸۸۔ پیر محمد صاحب "
۸۹۔ محمد شریف صاحب "
۹۰۔ رحمت اللہ صاحب "
۹۱۔ احمد علی صاحب "
۹۲۔ محمد شفیع صاحب "
۹۳۔ اللہ دتا صاحب "
۹۴۔ غلام محمد صاحب "
۹۵۔ شریف احمد صاحب "
۹۶۔ نذیر احمد صاحب "
۹۷۔ محمود احمد صاحب "
۹۸۔ حسین بخش صاحب "
۹۹۔ احمد دین صاحب شیخوپورہ
۱۰۰۔ نور محمد صاحب گوجرانوالہ

(باقی)

ضروری اعلان [illegible]

سوالات کے جوابات

اقتراحی معجزات کے متعلق سنتِ الٰہیہ

سوال

ایک صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے دُعا کے ذریعہ ایک خود تجویز کردہ معجزہ کے ایک معین تاریخ کو دکھائے جانے کا مطالبہ کیا ہے اور اس معجزہ کے دکھائے جانے پر اپنے ایمان کو موقوف کر رکھا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اگر ان کا یہ مطلوبہ معجزہ نہ دکھایا گیا۔ تو انہیں تمام عمر آپ کی مذمت کا حق ہوگا۔ چونکہ اس قسم کے خیالات میں سنت الٰہیہ سے ناواقفی کی وجہ سے بعض لوگ مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اخبار اس کا جواب دیا جاتا ہے:۔

جواب

آپ کے ایسے مطالبہ سے ظاہر ہے۔ کہ معجزات وکرامات کے متعلق اللہ تعالےٰ کی جو سنت قدیمہ ہے۔ آپ اس سے بالکل ناواقف ہیں:۔

اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ انبیاء سے معجزات کا اور اولیاء اللہ سے کرامات کا صدور ضرور ہوتا ہے۔ مگر اس طرح نہیں۔ کہ ہر وُہ بات جس کا کوئی ان سے مطالبہ کرے۔ اسے وہ خدا سے منوا لیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ماکان لرسول ان یاتی بایۃ الا باذن اللہ۔ کہ کسی رسُول سے یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وُہ اللہ تعالےٰ کے اذن کے بغیر کوئی نشان لے آئے:۔

نشانات اللہ تعالےٰ ضرور دکھاتا ہے۔ مگر یہ امر اس کی مرضی پر موقوف ہوتا ہے۔ اور جس قسم کا وُہ نشان چاہتا ہے۔ اپنی مرضی سے دکھاتا ہے۔ اگر وُہ پہلے ہی صداقت کے ثبوت میں خود کوئی نشان دکھا چکا ہو۔ تو پھر کسی مطلوبہ نشان کا دکھانا وُہ ضروری نہیں سمجھتا۔ چنانچہ کفّارِ عرب نے جب قرآن مجید جیسے عظیم الشان معجزہ کے ظہور پر بھی نشان کا مطالبہ کیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اولم یکفھم انا انزلنا الیک الکتاب۔ کہ کیا یہ قرآن مجید کا نشان (معجزہ) ان کے لئے کافی نہیں۔ اسی طرح جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صدہا آفاقی اور انفسی نشانوں سے فائدہ نہیں اُٹھایا۔ انہیں مندرجہ بالا آیت کے رُو سے کوئی حق نہیں پہونچتا۔ کہ ان کی حسب مرضی ان کو مطلوبہ نشان دکھایا جائے۔

دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انقلاب عالم کے متعلق جو پیشگوئیاں خدا سے علم پاکر بیان فرمائیں۔ وُہ کس صفائی سے پُوری ہو چکی ہیں:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں جو پُوری ہوچکی ہیں

سلطنت روس میں انقلاب اور زار روس کی حالت کا زار ہونا آپ کی پیشگوئی کے مطابق وقوع میں آیا۔ انقلاب ایران کے متعلق آپ کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہُوئی۔ انقلاب افغانستان کے متعلق اور نادر خاں کے نادر شاہ بننے اور پھر اس کے حسرت ناک انجام کی پیشگوئی نہایت صفائی سے پُوری ہوئی۔ پھر ڈوئی امریکہ کے مدعی نبوت کی تباہی کی پیشگوئی۔ اور لیکھرام عدو اسلام کی ہلاکت کی پیشگوئی کس صفائی سے پُوری ہوئی۔ اسی طرح صدہا پیشگوئیاں آپ کی پوری ہوکر آپ کے منجانب اللہ ہونے پر گواہ ٹھہر چکی ہیں۔ اور موجودہ جنگ بھی آپ کی پیشگوئی کے مطابق وقوع میں آ رہی ہے۔ آپ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام سے خبر دی تھی۔ کہ یاتی افواج وسھم من السماء کہ آسمان سے فوجیں اور زہر اُترے گا۔ اس جنگ میں پیراشوٹ کے ذریعہ فضائے آسمانی سے فوجوں کا اُترنا اور بم کے گولوں کے ذریعہ زہریلی گیسوں سے کام لیا جانا۔ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق وقوع میں آ رہا ہے۔

اب آپ ٹھنڈے دل سے غور فرمائیں۔ کہ آپ نے ان نشانات سے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔ کیا یہ نشانات کچھ کم ہیں۔ کہ آپ کے لئے اب حسب خواہش مطالبہ نشان کا حق حاصل تسلیم کیا جائے:۔

مطلوبہ نشان پر ایمان لانے کا انحصار درست نہیں

جو لوگ ایمان لانے کو بعض مطلوبہ نشانات کے دکھائے جانے پر موقوف رکھتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے ایسے مطالبہ کو درست تسلیم نہیں فرماتا۔ چنانچہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کفارِ عرب نے جب اپنے بعض مطلوبہ نشانات دیکھنے پر ایمان لانا موقوف رکھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان کے ایسے مطالبات کو بالکل رد کر دیا۔ اور ان کا پورا کرنا اپنی سنت کے خلاف قرار دیا۔ اب کیا آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ کفارِ عرب کو اس کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا اسلام کی مذمت کا حق حاصل ہوگیا تھا۔ اگر آپ مسلمان کہلاتے ہوئے ایسا خیال نہیں کرسکتے تو پھر اگر احمدیت آپ کے مطلوبہ مطالبہ کو پورا کرنا خلافِ سنتِ الٰہیہ قرار دے تو آپکو اس کی یا اس کے امام کی مذمت کا کیسے حق پہنچ سکتا ہے۔ کفارِ عرب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جو مطالبات کئے تھے۔ وہ اور ان کا جواب قرآن مجید میں یوں مرقوم ہے۔ وقالوا لن نؤمن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانھار خللھا تفجیرا او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی باللہ والملائکۃ قبیلا او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء ولن نؤمن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرؤہ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا (سورہ بنی اسرائیل ع)

ان آیات میں کفار اپنے ایمان لانے کو ان نشانات سے مشروط کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زمین سے ان کے لئے چشمہ جاری کردیں یا ایک کھجوروں اور انگوروں کا باغ پیدا کرکے اس میں نہریں جاری کردیں۔ یا آسمان کا کوئی ٹکڑا ان پر گرادیں۔ یا اللہ اور فرشتوں کو ان کے سامنے لے آئیں۔ اور آپ کا گھر سونے کا بن جائے یا پھر بالآخر آپ آسمان پر چڑھ جائیں۔ اور وہاں سے کتاب اُتاریں جسے وُہ کفار پڑھ لیں۔ ان مطالبات کے جواب میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اے نبی کہدو۔ خدا پاک ہے (اس سے کہ ایسے اقتراحی یعنی خود تراشیدہ معجزات دکھائے) اور میں ایک بشر رسول ہوں۔ (یعنی میرے اپنے بس کی یہ بات نہیں کہ جب چاہوں۔ کفار کی حسب مرضی ان کا مطلوبہ نشان دکھاؤں) پس جب خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وُہ اقتراحی معجزات نہیں دکھایا کرتا۔ تو اب خدا کے دین کو کھیل بنا کر آپ کے من مانے مطالبہ کو (جبکہ آپ اس کے پورا ہونے پر ایمان لانے کو مشروط قرار دے رہے ہیں) یہ پورا کرنے کی طرف کیونکر متوجہ ہو سکتا ہے اور کیسے ممکن ہے۔ کہ اس اصل کی موجودگی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ لوگوں کے ایسے مطالبات کی طرف متوجہ ہوں۔ جب تک خدا کی طرف سے ایسے مطالبہ پر دُعا کرنے کی اجازت نہ ہو:۔

بے شک خدا تعالےٰ اپنے مقربین کی دُعائیں سنتا ہے۔ اور پھر خارق عادت حالات میں ان کی دُعائیں سنتا ہے اور استجابت دُعا کا انہیں ایک خاص نشان دیا جاتا ہے۔ لیکن پھر بھی وُہ خدا پر حاکم نہیں ہوتے۔ کہ وہ خدا سے ہر وُہ مطالبہ جو لوگ اپنی حرص وہوا سے ماتحت کرتے رہیں ضرور منوا لیں۔ خدا تعالےٰ تو بعض اوقات انبیاء کی بھی شاذ و نادر طور پر کوئی نہ کوئی دُعا قبول نہیں کرتا تا انکی بشریت دنیا پر ظاہر ہوتی رہے۔ اور بعد میں آنے والے انہیں خدا کا شریک نہ بنانے لگ جائیں۔ تو کسی غیر نبی کو خواہ خدا کا کتنا ہی مقرب کیوں نہ ہو۔ کیسے یہ حق پہونچتا ہے۔ کہ وُہ خدا سے اپنی ہر دعا منوا لینے کا دعویٰ کرے۔ دیکھئے نوح علیہ السلام خدا کے ایک اولوالعزم نبی تھے۔ لیکن جب وُہ اپنے لڑکے کے طوفان سے بچنے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ تو خدا یہ کہکر کہ انہ عمل غیر صالح۔ کہ اس کے اعمال اچھے نہیں۔ ان کی دعا کو رد کر دیتا ہے۔ اور نوح علیہ السلام کا وُہ لڑکا طوفان میں غرق ہوجاتا ہے۔ اسی طرح سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جب یہ دُعا فرماتے ہیں۔ کہ آپ کی قوم ایک دوسرے سے نہ لڑے۔ تو اللہ تعالےٰ اس بات کو قبول نہیں فرماتا۔ پس جب بعض اوقات اللہ تعالےٰ بطور شاذ کے انبیاء کی کسی دُعا کو بھی اپنی مشیت خاص کے ماتحت انکے تجویز کردہ الفاظ میں قبول نہیں کرتا۔ تو پھر احمدیت کے کسی مخالف کو یہ کیسے حق پہونچتا ہے۔ کہ وُہ اس کے امام سے دعا کے ذریعہ اپنے کسی مطالبہ کو پورا کرانے پر اپنے ایمان کو موقوف رکھے اور ایسا مطالبہ سنت الٰہی کے خلاف ہونے کی وجہ سے اگر امام جماعت احمدیہ اسکی طرف متوجہ نہ ہوں۔ تو اسے یہ حق ہے کہ آپ کی مذمت میں کربستہ ہوجائے۔ اگر ایسا کرے گا۔ تو وُہ خود خدا کی گرفت کے نیچے ہوگا:۔

منشائے الٰہی کے خلاف مطالبہ

قطع نظر ان امور کے ملک و وطن کی موجودہ حالت کے پیش نظر بھی آپ کا مطالبہ مناسب نہیں کیونکہ ملک اس وقت قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور آپ کا مطالبہ اس روح کے خلاف ہے۔ بالآخر میں یہ کہنا ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ احمدیت تو خود قربانیاں اور سرفروشانہ مجاہدہ کو چاہتی ہے۔ ناز کے قدم والوں اور اپنے قبول احمدیت کو خلیفہ وقت پر احسان کرنے والوں کے لئے درحقیقت احمدیت میں جگہ نہیں۔ پس اب خدا کا خوف دل میں رکھ کر احمدیت کا مطالعہ کریں۔ اور پچھلے نشانوں سے فائدہ اٹھائیں۔ نہ کہ خدا خود آپ کو اور نشان دکھائے ورنہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وما تغنی الایات والنذر عن قوم لا یؤمنون۔ کہ جو قوم ایمان لانے والی نہ ہو۔ اسے نشانات اور انذار (ڈرانے والی باتیں) کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔ پس آپ ایسے مطالبات سے آئندہ پرہیز کریں۔ کیونکہ یہ منشائے الٰہی کے خلاف ہیں۔ ہاں اپنے لئے عافیت اور ایمان نصیب ہونے کے متعلق آپ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے دعا کی درخواست کرسکتے ہیں۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ سچے رجوع پر آپ کے حق میں اللہ تعالےٰ حضور کی دُعا کو ضرور قبول کرے گا۔ والسلام - قاضی محمد نذیر مبلغ دعوت وتبلیغ - قادیان۔

"تفسیر کبیر" پر غیر مبایعین کے اعتراضات کے جواب

(۲)

معاندین کا اجمالی اعتراض

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے لکھا ہے:۔

"خلیفہ قادیان نے اس تفسیر کا نام امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کبیر کے نام پر تفسیر کبیر رکھا ہے۔ جو مثل مشہور ؎

شیر قالین دگر است شیر نیستاں دگر

کا مصداق ہے۔" (رسالہ البطش قدیر صہ۳)

مولوی عبد الحق صاحب ودیارتھی نے لکھا کہ "تفسیر کی کمی اور جذبہ خود نمائی کی فراوانی نے جناب میاں صاحب کی تفسیر کو تفسیر کبیر کا نام دیا ہے۔ اور اس ضرب المثل کو جو اگرچہ پرانی ہے۔ دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔ اور امام رازی کی تفسیر پر شاید پوری نہ اتر سکی تھی اب پورا کر دیا ہے۔ یعنی کل فی الکبیر الا التفسیر یعنی تفسیر کبیر میں تفسیر کے سوا سب کچھ ہے۔" (پیغام صلح ۳۰ ستمبر)

اعتراض کی بنیاد ہی غلط ہے

معترضین نے اپنا اعتراض اس خیال پر چلایا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے اپنی تفسیر کا نام تفسیر کبیر علامہ رازی کی تفسیر کے نام پر رکھا ہے حالانکہ یہ بات ہی سراسر غلط ہے۔ یہ نام تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک کشف کی بناء پر رکھا گیا ہے۔ حضور نے ۴ ستمبر ۱۹۰۶ء کو فرمایا "آج ہی ایک خواب میں دیکھا کہ ایک چوغہ ہے جس پر بہت سنہری کام کیا ہوا ہے۔ مجھے غیب سے دیا گیا ہے۔ ایک چور اس چوغہ کو لے کر بھاگا۔ اس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا جس نے چور کو پکڑ لیا۔ اور چوغہ واپس لے لیا بعد اس کے وہ چوغہ ایک کتاب کی شکل میں ہو گیا جس کو تفسیر کبیر کہتے ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ چور اس کو اس غرض سے لے کر بھاگا تھا کہ اس تفسیر کو نابود کر دے۔ فرمایا اس کشف کی تعبیر یہ ہے کہ چور سے مراد شیطان ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ ہمارے ملفوظات لوگوں کی نظر سے غائب کر دے۔ مگر ایسا نہیں ہوگا اور تفسیر کبیر جو چوغہ کے رنگ میں دکھائی گئی اس کی یہ تعبیر ہے۔ کہ وہ ہمارے لئے موجب عزت اور زینت ہوگی واللہ اعلم" (بدر جلد ۲ ع۳۶ تذکرہ ص۶۱۳)

اللہ تعالٰے کے فضل سے تفسیر کبیر کشف میں مذکورہ مقاصد کو کما حقہ پورا کر رہی ہے۔ اور اس کی مصداق ہے۔ یہ نام تفسیر کبیر مولفہ رازی کی وجہ سے نہیں ہے۔ پس اعتراض کی بنیاد ہی باطل ہے۔

ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

عجیب اتفاق ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی عبد الحق صاحب نے ایک ہی اعتراض کیا ہے۔ دونوں ہی علامہ رازی کی تفسیر کی تعریف کرتے ہیں۔ اور دونوں ہی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کی تفسیر کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ کچھ بھی نہیں۔ ہاں اتنا فرق ہے کہ ودیارتھی صاحب نے عربی کا جو فقرہ بطور ضرب المثل نقل کیا ہے۔ وہ بھی درست نہیں بہر حال اہل پیغام نے تفسیر کبیر پر اعتراض کے لحاظ سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی ہمنوائی اختیار کر لی ہے۔ تشابہت قلوبھم دونوں فریق کے اعتراض کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ تفسیر کبیر کچھ بھی نہیں۔ غیر مبایعین اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا گمان ہوگا کہ اس اعتراض سے انہوں نے تفسیر کبیر کی عظمت کو کم کر دیا ہے ہرگز نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ان کے اس اعتراض سے ایک پیشگوئی پوری ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت ظاہر ہوئی۔ اور تفسیر کبیر کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر ہونا ثابت ہو گیا۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الہام ہوا تھا۔

قالوا ان التفسیر لیس بشیء کہ لوگ کہیں گے کہ یہ تفسیر کچھ بھی نہیں۔" (تذکرہ ص۳۷۲)

حضور چاہتے تھے کہ ایک تفسیر تیار کریں اور اسے ترجمہ کرا کر یورپ میں بھیجیں۔ چنانچہ حضور نے تحریر فرمایا کہ

"اگر قوم بدل و جان میری مدد میں مصروف ہو تو میں چاہتا ہوں۔ کہ ایک تفسیر بھی تیار کر کے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر ان کے پاس بھیجی جائے۔ میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا۔ کہ یہ کام میرا ہے۔ دوسرے سے ہرگز ایسا نہ ہوگا جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۵)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مذکورہ تفسیر صرف وہی ہوگی جو خود حضور تیار کریں۔ یا وہ وجود تیار کرے۔ جو حضور کی شاخ اور حضور ہی میں داخل ہے۔ حضور کی وفات ہو گئی۔ اور تفسیر کبیر کا کشف ابھی ظاہری رنگ میں پورا ہونے والا تھا۔ تب آخر کار مشیت ایزدی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے منشاء کو یوں پورا کیا۔ کہ اس موعود تفسیر کی تیاری کے لئے حضور کے لخت جگر اور جانشین برحق کو توفیق بخشی۔ اور اس تفسیر کا نام کشف کے مطابق تفسیر کبیر ہی ہوا۔ اور اس تفسیر پر دشمنوں نے اعتراض بھی وہی کیا جس کی الہام میں قبل ازیں خبر دی گئی تھی۔ سو مولوی ثناء اللہ صاحب اور اہل پیغام نے اپنے اعتراضات سے ایک پیشگوئی کو پورا کیا ہے۔

ان فی ذلک لآیۃ لقوم یؤمنون

خاکسار ابو العطاء جالندھری

تا توانی جہد کن از بہر دین با جان و مال ⁂ تا ز رب العرش یابی خلعت صد آفریں

مولوی عبد الواحد صاحب ایڈیٹر اصلاح سرینگر کشمیر لکھتے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کی آٹھویں سال کی تحریک جدید کے متعلق دسمبر میں خطبہ پڑھ کر طبیعت میں جوش تو پیدا ہوا۔ کہ زیادہ سے زیادہ قربانی کا وعدہ کروں۔ مگر اس سال اپنی زرعی زمین کی آمد کی کمی۔ والدہ اور بچوں کی بیماری کے سبب اخراجات کی زیادتی، کشمیر میں کمی فصل کے باعث اناج کی گرانی۔ اور جنگ کے باعث اشیائی کی قیمتوں کا بہت بڑھ جانا روک کا باعث بن گیا۔ اور دسمبر میں نہایت معمولی اضافہ کے ساتھ چندہ لکھوایا۔ جب حضور کا ۹ جنوری ۱۹۴۲ء کا فرمودہ خطبہ پڑھا۔ تو دل میں زبردست اور شدید خواہش پیدا ہوئی۔ کہ میں اپنے چندہ میں اضافہ کروں۔ اسی سوچ میں تھا کہ صبح کی نماز کے بعد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کا درس ہوا۔ اس میں وہ اشعار سنائے گئے۔ جن میں حضور نے خدمت دین کے لئے مالی تحریک فرمائی ہے وہ اشعار یہ ہیں:

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا

بہ جنبید از پئے کوشش کہ از درگاہ ربانی
ز بہر ناصران دین حق نصرت شود پیدا

اگر امروز نکہ عزت دین در شما جوشد
شما را نیز واللہ رتبت عزت شود پیدا

اگر دست عطا در نصرت اسلام بکشائید
ہم از بہر شما ناگہ ید قدرت شود پیدا

نہ بذل مال در راہش کسے مفلس نمے گردد
خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

دو روزہ عمر خود در کار دیں کوشید اے یاراں
کہ آخر ساعت رحلت بصد حسرت شود پیدا

بجو از جان و دل تا خدمتے از دست تو آید
بقائے جاوداں یابی اگر نیت شود پیدا

بہ مفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان ست ایں بہر حالت شود پیدا

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا

چناں خوش دار او را اے خدائے قادر مطلق
کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

حضور علیہ السلام کے یہ اشعار سنکر میں نے اسی وقت دل میں عہد کر لیا۔ کہ میں بفضل خدا اپنی ایک ماہ کی آمد سے بھی زیادہ دونگا۔ پس سال ہشتم میں میرا وعدہ بجائے ۱۲ کے ۴۰ روپیہ ہے۔ جو ایک ماہ کی آمد سے زیادہ ہے۔ آپ کا حساب سات سالہ یہ ہے ۵ - ۱۱ - ۱۳ - ۷ - ۹ - ۱۰/۴ - ۱۱/۴ اب آپ نے اس میں یوں اضافہ کیا ہے سال چہارم ۱/۴، سال پنجم ۵/۸، سال ششم ۳/۸، سال ہفتم ۲/۱۲ اس طرح ۱/۴ اور گذشتہ سالوں کا اضافہ اور سال ہشتم کے ۴۰ کل ۵۷ ادا فرمائیں گے۔ اس اضافہ سے آپکا حساب آٹھ سالہ یہ ہے ۵ - ۱۱ - ۱۳ - ۱۳/۴ - ۱۳/۸ - ۱۳/۱۲ - ۱۴ - ۴۰ اب آپ کا حساب ہر سال پہلے سال سے اضافہ کے ساتھ پیش کرنے والے احباب کا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالٰے مبارک کرے حضور نے اسکی منظوری عطا فرما دی ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء

وہ دوست جو وعدے کر چکے ہیں یا ابھی کرنے والے ہیں ان کو چاہیئے کہ اسی طرح اپنے سات سالہ حساب کی فہرست اپنے سامنے رکھ کر اور اپنی ماہوار آمد کو بھی اپنے سامنے رکھ کر اپنے حساب پر غور کریں۔ اور اس میں

چولہ حضرت باوانانک صاحبؒ

(۳)

پچھلی دو اقساط میں یہ بتلایا جا چکا ہے کہ حضرت باوانانک صاحبؒ کو خدا تعالےٰ کی درگاہ سے ایک خلعت ملا۔ جس کو سکھ علماء نے چولہ کے نام سے تعبیر کیا لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس چولہ کو بطور دلیل پیش کیا۔ اور سکھ صاحبان کو ان کے مقدس گورو کی پاک وصیت کیطرف توجہ دلائی اور فرمایا:۔

گورو نے یہ چولہ بنایا شعار
دکھایا کہ اس رہ پہ ہوں میں نثار
وہ کیونکر ہو ان ناسعیدوں سے شاد
جو رکھتے نہیں اس سے کچھ اعتقاد
اگر مان لوگے گورو کا یہ واک
تو راضی کروگے اسے ہوکے پاک
وہ احمق ہیں جو حق کی رہ کھوتے ہیں
عبث ننگ و ناموس کو روتے ہیں
وہ سوچیں کہ کیا لکھ گیا پیشوا
وصیت میں کیا کہہ گیا برملا،
کہ اسلام ہم اپنا دیں رکھتے ہیں
محمدؐ کی رہ پر یقیں رکھتے ہیں
اٹھو سونے والو کہ وقت آگیا
تمہارا گورو تم کو سمجھا گیا
نہ سمجھے تو آخر کو پچھتاؤگے
گورو کے سراپوں کا پھل پاؤگے

چاہیئے تو یہ تھا کہ سکھ دوست حضرت باوانانک صاحب کی اس مقدس وصیت سے کوئی فائدہ اٹھاتے۔ اور باواجی کی اس تاریخی یادگار چولہ صاحب پر سنجیدگی سے غور کرکے اپنے گورو کے نقشِ قدم پر چلتے لیکن انہوں نے اس چولہ صاحب کے نشان کو مٹانے کا تہیہ کرلیا۔ اور اس غرض کے لئے سکھ لٹریچر میں مختلف اور متضاد باتیں شامل کرنی شروع کردیں۔

چولہ صاحب صرف عربی لکھی ہے

پہلی بات یہ پیدا کی گئی۔ کہ جو چولہ حضرت باوانانک صاحب کو خدا کی درگاہ سے ملا تھا اس پر عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ ہندی و سنسکرت پانچ زبانیں لکھی ہوئی تھیں۔ اور پھر ان پانچ زبانوں کو ترقی کرتے کرتے یہاں تک بڑھا دیا گیا کہ چولہ صاحب پر تمام زبانیں لکھی ہوئی تھیں اس کی غرض صرف یہ تھی۔ کہ کسی نہ کسی طرح چولہ صاحب مشتبہ ہوجائے۔ اور اس پر لکھی ہوئی قرآن شریف کی آیات کی کوئی اہمیت نہ رہے چولہ صاحب کے درشن کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ اوس پر صرف عربی میں قرآن شریف کی آیات لکھی ہیں۔ ہاں ان آیات کو عربی کے مختلف رسم الخطوں میں لکھا ہوا ہے۔ اور کسی دوسری زبان کا ایک حرف بھی نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک بات یہ بھی قابلِ غور ہے۔ کہ جن کتب کا سہارا لیکر یہ بات کہی جارہی ہے کہ چولہ صاحب پر پانچ زبانیں لکھی ہوئی ہیں انکو سکھ علماء خود بھی محرف و مبدل تسلیم کرتے ہیں پس ان حالات میں یہی تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ چولہ صاحب پر پانچ زبانیں لکھی ہوئی ظاہر کرنے والی تحریر بعد کی ملاوٹ ہے۔ جو چولہ صاحب کو مشتبہ کرنے کی غرض سے کتب میں شامل کی گئی۔ یا پھر یہ ماننا پڑیگا کہ عربی کے مختلف رسم الخطوں سے ناواقف سکھ بھائیوں نے مختلف رسم الخطوں میں لکھی ہوئی قرآن شریف کی آیات کو مختلف زبانیں سمجھ لیا۔ اسکے علاوہ جب اس بات کی ہم مزید تحقیق کرتے ہیں۔ تو اس کے غلط ہونے کا ثبوت ان کتب سے ہی مل جاتا ہے۔ جن کی بناء پر یہ بات کہی جاتی ہے چنانچہ جنم ساکھی بھائی بالا میں مرقوم ہے۔ کہ جب باواجی اس آسمانی چولہ کو پہنکر شہر کے دروازہ کے سامنے جا بیٹھے۔ تب لوگوں نے آپ کی طرف دیکھ کر آپس میں کہا:۔ "دیکھو بھائی یہ کیسا درویش آیا ہے۔ جو اسکے اوپر قدرتی قرآن کے تیس سپارے لکھے ہوئے ہیں۔ جب انہوں نے اچھی طرح دیکھا۔ تو بادشاہ کو جاکر خبر کی۔ کہ اے بادشاہ شہر کے باہر ایک درویش آیا ہے۔ اسکے گلے میں ایک خلعت ہے، جسپر تیس سپارے قرآن شریف کے لکھے ہوئے ہیں۔" (جنم ساکھی صفحہ ۳۵-۲۳۴)

پس اگر فی الواقعہ آسمانی چولہ پر پانچ زبانیں یا تمام زبانیں لکھی ہوئی ہوتیں۔ تو اُن غور سے دیکھنے والوں کی نظر سے ہرگز ہرگز اوجھل نہ ہوتیں۔ انکا یہ کہنا کہ چولہ صاحب پر تیس سپارے لکھے ہوئے ہیں۔ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اوس پر قرآن شریف کی آیات کے سوائے اور کچھ بھی نہیں۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ حضرت باوانانک صاحبؒ کے مقدس چولہ پر قرآن شریف کی آیات کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

کیا چولہ آسمان پر چلا گیا؟

دُوسری بات یہ پیدا کی گئی۔ کہ باواجی کیلئے آسمان سے اُترنے والا چولہ پھر آسمان پر ہی واپس چلا گیا تھا۔ اس کا مقصد بھی صرف یہی تھا۔ کہ ڈیرہ باوانانک میں رکھے ہوئے تاریخی چولہ کو مشتبہ کردیا جائے۔ اس بات کے ثبوت میں ایک جنم ساکھی کا مندرجہ ذیل حوالہ پیش کیا جاتا ہے،

"تب باواجی کو اکاش بانی ہوئی۔ اور خلعت اکاش کو چلائے دیا"!

لیکن جب ہم نے اس بات کی تحقیقات کیلئے جنم ساکھیوں کے مختلف ایڈیشن دیکھے۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چولہ صاحب پیش کرنے کے بعد کی ملاوٹ ہے۔ جو پنڈت لیکھرام کے مشورہ کو مدنظر رکھ کر سکھ کتب میں کی گئی۔ جس کا مقصد یہی تھا۔ کہ ڈیرہ باوانانک میں موجودہ چولہ آسمانی چولہ ثابت نہ ہوسکے۔ جنم ساکھیوں کے پرانے ایڈیشنوں میں اس کا نام و نشان بھی نہیں ہے اگر کوئی دوست اس کی تصدیق کرنا چاہے تو ہم ہر وقت وہ ایڈیشن پیش کرنے کو تیار ہیں۔ بلکہ یہ عبارت تو کئی نئے ایڈیشنوں میں بھی نہیں ملتی۔ اس ملاوٹ کو دیکھ کر ہمارا یہ خیال اور بھی پختہ ہوجاتا ہے۔ کہ پانچ زبانیں لکھی ہوئی بتانے والی تحریر بعد کی ملاوٹ ہے۔ یعنی جس طرح چولہ صاحب کا دوبارہ آسمان پر چلے جانا بعد میں شامل کیا گیا۔ اسی طرح چولہ صاحب پر پانچ زبانیں لکھی ہوئی بتانے والی تحریر بعد کی ملاوٹ ہے۔

جنم ساکھیوں میں تغیر و تبدّل

اس کے بعد تیسری بات یہ کی گئی۔ کہ جنم ساکھیوں کو محرف و مبدل کرنا شروع کردیا گیا۔ اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کہ سکھ کتب میں تحریف کا سلسلہ ابتداء سے ہی چلا آرہا ہے۔ اور سکھ گورو صاحبان کی موجودگی میں بھائی "بنو" جیسے گورمکھوں نے گورو گرنتھ صاحب میں تحریف کرنے کی جرأت کی۔ لیکن یہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ کہ جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باوانانک صاحب کا اسلام سے تعلق ثابت کیا۔ اور اس کے ثبوت میں سکھ کتب سے حوالہ جات پیش فرمائے۔ تب سے سکھ لٹریچر میں تحریف کا سلسلہ جس زور شور سے شروع ہُوا۔ اس کی مثال کہیں نظر نہیں آتی۔ وہ تمام کے تمام حوالہ جات جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش فرمائے۔ آج ایک ایک کرکے نکال دیئے گئے۔ آج جنم ساکھیوں کے نئے ایڈیشنوں میں تحریف دیکھکر بہت حیرانی ہوتی ہے۔ اور ایک اجنبی انسان شاید یہ خیال کرے۔ کہ احمدیوں نے حوالہ جات پیش کرنے میں غلط بیانیاں کی ہیں کیونکہ شاید ہی کوئی حوالہ ہو۔ جو نئے ایڈیشن میں مل سکے۔

مَیں اپنے اس مضمون میں نمونہ کے طور پر چند ایک حوالہ جات نقل کرتا ہوں جن میں کھلی کھلی تحریف کی گئی ہے:۔

جنم ساکھی بھائی بالا پرانا ایڈیشن	نیا ایڈیشن
(۱) سن پیغمبر مصطفےٰ تسدے چاروں یار عمرؓ خطاب ابوبکرؓ عثمانؓ علیؓ و چار چاروں یار مسلمیں چار مصلے کین پنجواں نبی رسول ہی جن ثابت کیتا دین (جنم ساکھی صفحہ ۱۹۶) یہ حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چشمہ معرفت صفحہ ۳۵۰ میں پیش فرمایا۔	نئے ایڈیشنوں میں یہ تمام کی تمام عبارت نکال دی گئی ہے۔ دیکھو صفحہ ۱۹۶
(۲) ل لعنت بر سر تنہاں جو ترک نماز کرین ٹھوڑا بہتا کھٹیا ستھو ہتھ گوین جنم ساکھی صفحہ ۲۴۲ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس حوالہ کو ست بچن صفحہ ۱۹۰ اور چشمہ معرفت صفحہ ۲۴۳ پر نقل فرمایا ہے	ل۔ لعنت بر سر تنہاں جو ترک خدا کے کرین ٹھوڑا بہتا کھٹیا ستھو ہتھ گوین صفحہ ۲۴۲ "ترک نماز کرین" کی بجائے نئے ایڈیشن میں "ترک خدا کے کرین" کردیا گیا ہے

جنم ساکھی بھائی بالا پرانا ایڈیشن	نیا ایڈیشن
۳۔ بے پیغمبری آیا اس دنیا ماہ ناؤں محمد مصطفٰے ہویا بے پرواہ جنم ساکھی صفحہ ۱۴۱ یہ حوالہ چشمۂ معرفت صفحہ ۳۴۳ پر پیش فرمایا ہے۔	نئے ایڈیشنوں میں اس کا کہیں نام ونشان بھی نہیں ملتا۔
۴۔ نانک آکھے رکن دین سچ سنو جواب صاحب دا فرمایا لکھیا وچہ کتاب دنیا دوزخ جو سٹرن سو کیونکر کھے پاک مکردہ ترہیے روزگے پنج نماز طلاق لقمہ کھائے حرام دا سرتے چڑھے عذاب جو راہ شیطانی گم تھیئے سو کیونکر کرن نماز (جنم ساکھی صفحہ ۱۴۳) یہ حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چشمۂ معرفت صفحہ ۳۴۳ پر پیش کیا ہے۔	یہ تمام کی تمام عبارت موجودہ جنم ساکھی میں نہیں ملتی لیکن پرانے ایڈیشنوں میں جوں کی توں موجود ہے
۵ پاک پڑھیو کلمہ اکس دا محمد نال ملائے ہویا معشوق خدائیدا ہویا تل الاہے جنم ساکھی صفحہ ۱۴۱ یہ حوالہ چشمۂ معرفت صفحہ ۳۴۳ پر پیش کیا گیا ہے۔	نئے ایڈیشن میں سے اس کو نکال دیا گیا ہے۔
۶۔ رہیا فرقان کتیب ڑے کلجگ میں پردان۔ جنم ساکھی صفحہ ۱۴۱ یہ حوالہ چشمۂ معرفت کے صفحہ ۳۴۴ پر پیش کیا گیا ہے	نئے ایڈیشن میں یہ حوالہ بھی موجود نہیں

ان مندرجہ بالا حوالہ جات میں جو کچھ ردّو بدل کیا گیا ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے اور یہ تبدیلی جس مقصد کے لئے کی گئی ہے وہ بھی بالکل عیاں ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی بہت سا ردو بدل کیا گیا ہے۔ جو ایک مستقل مضمون ہے۔ یہاں پر ہم نے چند ایک حوالہ جات نقل کئے ہیں۔ گویا سکھ کتب میں جہاں کہیں بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف یا اسلام کی تائید میں کوئی بات سکھ صاحبان کو نظر آئی۔ انہوں نے اس کو بدل کر ہی سانس لیا۔ مثال کے طور پر میں چند ایک اور حوالہ جات نقل کرتا ہوں" "ولایت والی جنم ساکھی" میں جس کو سری گورو سنگھ سبھا لاہور نے ۱۸۸۴ء میں شائع کیا تھا۔ اس کے اس وقت تک تین مختلف ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں یہاں ان تینوں کا مقابلہ کرتا ہوں:-

ولایت والی جنم ساکھی ۱۸۸۴ء	۱۸۸۵ء میں تبدیلی	۱۹۲۷ء میں تبدیلی
ص صلاحت محمدی مکھ ہی آکھو نت خاصہ بندہ سجیا سرتراں ہُو بیت صفحہ ۲۴۶	ص صبر کر جیت مناں جو پہنچے زرق نصیب بھو کھ روگ جن لایا سو ئی حق طبیب صفحہ ۲۵۶	بالکل ہی نکال دیا گیا
م محمد من توں من کتیباں چار من خدائے رسول نوں سچائی دربار صفحہ ۲۴۷	م منع ہے خود دی کہے پیر دے چل دان نہ کیتو نانکا تاں مایا جاسی چھل صفحہ ۲۵۶	بالکل ہی غائب ہے
اول ناؤں خدائیدا اور دربان رسول شیخا نیت راس کرتاں درگاہ پویں قبول صفحہ ۱۶۶	اول ناؤں خدائیدا در کیتڑے نبی رسول شیخا نیت راس کرتاں درگاہ پویں قبول صفحہ ۱۶۹	

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد گرامی

"اخبار پانی کا رنگ رکھتے ہیں اسلئے انکا مطالعہ ضروری ہے"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احباب جماعت کو اخبارات سلسلہ کی اشاعت کی طرف توجہ کرنے کا ارشاد فرماتے ہوئے الفضل کے متعلق اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ اس کے کم سے کم پانچہزار خریدار ہونے چاہئیں۔

ہم ان تمام احمدی احباب کو جو الفضل خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ مگر اسے نہیں خریدتے حضور کا یہ ارشاد یاد دلاتے ہوئے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ الفضل کی خریداری قبول فرما کر اپنے امام کی خوشنودی اور اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

الفضل کا خریدنا اور اسے پڑھنا کسقدر ضروری ہے اس کا اندازہ آپ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ان الفاظ سے فرما سکتے ہیں۔ فرمایا:-

"لوگ غیر ضروری باتوں پر روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ امراء کے گھروں میں بیسیوں چیزیں ایسی رکھی ہوتی ہیں۔ جو کسی کام نہیں آتیں۔ مگر ان پر اسّی اسّی روپے خرچ کرتے ہیں۔ کہ کبھی کسی مہمان کے آنے پر اس کے سامنے لائی جائے۔ تو وہ دیکھ کر کہے کہ اچھا خانصاحب! آپکے پاس یہ چیز بھی موجود ہے۔ بس اتنی سی بات سنکر ان کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ اور وہ پچاس روپے کی رقم جو اس پر خرچ ہوتی ہے۔ گویا اس طرح وصول ہو جاتی ہے۔ تو ایسی غیر ضروری چیزوں پر تو لوگ روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی باتوں پر نہیں کرتے۔ ان کے متعلق کہہ دیتے ہیں۔ کہ وہ دوہرائی جاتی ہیں۔ حالانکہ اخبارات نہ صرف ان کے فائدہ کی چیزیں ہیں۔ بلکہ ان کی اولادوں کیلئے بھی ضروری ہیں"

روزانہ الفضل کا سالانہ چندہ پندرہ روپے
اور الفضل کے خطبہ نمبر کا سالانہ چندہ اڑھائی روپے

مینیجر الفضل قادیان

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ کی تحریف حسب ذیل ہے:

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ چھاپہ پتھر	چھاپہ ٹائپ میں تبدیلی
"جاں کلجگ میں سارا جگت بھرم کر بھول گیا۔ تاں مہاراج نے اپنی شکتی کو محمد میں پا کیکر عرب دیش کا پیغمبر اتپت کیتا.... جاں پہنتے پنتھ کلجگ میں ورت گئے تاں محمد پیغمبر کو پاپ کے ٹھادن واسطے اپاسنا کے درڑھ کرن واسطے اور نام کے جپاون واسطے اتپت کیتا۔ پر اگیانیاں جیاں تس کا اپدیش نہ منیا۔" صفحہ ۳۷	"کلجگ میں بھرم کر سارا جگت بھول گیا۔ اور اپنے پراچین دھرماں نوں چھڈ کے محمد آدکاں دے پچھے لگ ٹرے.... جاں بہتے پنتھ کلجگ میں ورت گئے تاں محمد پیغمبر بن بیٹھا اور اگیانیاں جیاں نے تس کا اپدیش سن کر اپنا کرم دھرم چھڈ دتا۔" صفحہ ۳۱

جنم ساکھی بھائی بالا میں تحریف کا ایک نمونہ حسب ذیل ہے:-

پرانا ایڈیشن	نیا ایڈیشن
اول آدم لشن ہوئے دو جا برہما ہوئے۔ تیجا آدم مہاسا ندیو محمد کہیں سب کوئے صفحہ ۲۰۶	اول آدم لشن ہوئے دو جا برہما ہوئے۔ تیجا آدم مہاساندیو لوک کہیں سب کوئے صفحہ ۲۰۶

ان تمام حوالہ جات سے جو بات ظاہر ہوتی ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ جہاں کہیں بھی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام (سکھ کتب میں) ہمارے سکھ بھائیوں کو نظر پڑا۔ انہوں نے وہاں پر ہی تحریف کر ڈالی۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہمارے سکھ بھائی اپنے مقدس گورو کے اقوال سے فائدہ اٹھاتے۔ اور حضرت بابا نانک صاحب کے نقش قدم پر چلتے۔ لیکن انہوں نے اپنے لئے یہی مناسب خیال کیا کہ اپنے گورو کے ارشادات میں تحریف کر دیں اور باباجی کے تاریخی نشان چولہ صاحب کو مٹانے کی غرض سے مختلف باتیں سکھ کتب میں شامل کر دیں۔

جنم ساکھی بھائی بالا کی اہمیت

حضرت بابا نانک صاحب کے آسمانی چولہ میں تو ہمارے سکھ بھائی کسی قسم کا ردو بدل نہ کر سکے البتہ اس سے متعلق ایسی باتیں پبلش کرنی شروع کر دیں۔ جس سے ان کا مقصد

چولہ صاحب کے نشان کو مشتبہ کرنا تھا۔ اور آخر یہ سوال پیدا کیا گیا۔ کہ جنم ساکھی بھائی بالا ایک جعلی اور غیر معتبر کتاب ہے۔ اور اس کیلئے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ بھائی بالا ایک فرضی وجود تھا۔ اور جنم ساکھی کسی نامعلوم شخص نے کسی نامعلوم وقت میں اپنے پاس سے لکھ کر بھائی بالا اور گورو انگد صاحب کی طرف منسوب کر دی ہے جس وقت جنم ساکھی کو جعلی ثابت کرنے کی مہم شروع کی گئی۔ اس وقت سکھ بھائیوں کے مشہور مورخ گیانی گیان سنگھ صاحب نے اور سردار کرم سنگھ صاحب ہسٹورین نے جو اس مہم کے بانی مبانی تھے۔ یہ مشورہ دیا کہ جنم ساکھی بھائی بالا سکھ پنتھ کی ایک مستند اور پراچین کتاب ہے۔ اس کا رد کرنا سکھ پنتھ میں بہت شور برپا کر دیگا۔ (دیکھو کتک کہ وساکھ مصنفہ سردار کرم سنگھ صاحب ہسٹورین صفحہ ۹)

اس کے علاوہ گیانی گیان سنگھ صاحب نے تواریخ گورو خالصہ اردو میں اس بات کو صریح الفاظ میں تسلیم کیا ہے۔ کہ یہ جنم ساکھی گورو انگد صاحب کے ایما سے وجود میں آئی ہے۔ جیسا کہ:-

"جو کچھ جنم ساکھیوں میں لکھا گیا ہے وہ تمام بھائی بالا کی زبانی گورو انگد صاحب نے سنکر درج کیا ہے۔" صفحہ ۴۴

گیانی صاحب کے مندرجہ بالا اقوال سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ جنم ساکھی بھائی بالا پر ایک ایسا زمانہ بھی گذر چکا ہے۔ جب اس کو سکھ علماء اپنے مذہب کی ایک مستند اور پراچین کتاب تسلیم کیا کرتے تھے اور گوردواروں میں اس کی کتھا ہوا کرتی تھی جیسا کہ گیانی ہیرا سنگھ صاحب درد ایڈیٹر "پھلواڑی" کی مندرجہ ذیل تحریر سے ظاہر ہے:-

"ان دنوں (یعنی جب جنم ساکھی کو جعلی اور بھائی بالا کو فرضی وجود قرار دینے کی مہم کا آغاز ہوا۔) لوگوں کی جنم ساکھی پر بہت شردھا تھی۔ اور گوردواروں میں اس کی کتھا ہوا کرتی تھی۔ سردار کرم سنگھ صاحب کا اس جنم ساکھی کو جعلی ظاہر کرنا بہت دلیری کا کام تھا۔" (کتک کہ وساکھ صفحہ ۹ دیباچہ)

یہ تمام واقعات اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جنم ساکھی بھائی بالا کو ایک خاص پوزیشن حاصل تھی۔ اور حضور کا اس کتاب سے حوالہ جات پیش کر کے حضرت بابا نانک صاحب کا اسلام ثابت کرنا اور آپ کے آسمانی چولہ پر روشنی ڈالنا ایک بہت بڑا کارنامہ ہے۔ آج اگر ہمارے سکھ دوست اپنے پراچین اور مستند پستک جنم ساکھی بھائی بالا کی رد و بدل کر چکے ہیں اور اس سے منحرف ہو چکے ہیں۔ تو اس سے حضرت بابا نانک صاحب کا آسمانی چولہ مشتبہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس چولہ کا دوسری کتب میں بھی ذکر ہے

(عباد اللہ گیانی از قادیان)

مقامی خریدارانِ "الفضل" کی خدمت میں

ذیل میں الفضل کے مقامی خریدار اصحاب کے اسمائے گرامی کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ ہر نام کے سامنے وہ تاریخ درج کر دی گئی ہے جس کو ان کا چندہ ختم ہوتا ہے۔ جن احباب کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ وہ براہ کرم بہت جلد ادائیگی فرما دیں۔ جن احباب کا چندہ عنقریب ختم ہونے والا ہے۔ وہ بھی براہ کرم تاریخ نوٹ فرمائیں۔ تا اس سے قبل ہی چندہ ادا فرمانے کا انتظام فرما دیں۔

احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش کی جاتی ہے۔ کہ براہ کرم آئندہ چندہ کی ادائیگی میں باقاعدگی اختیار فرما دیں۔

(خاکسار منیجر الفضل)

نمبر	نام	تاریخ
۱۷۷	جناب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب	۱۰ر جنوری ۴۲ء
۲۰۳	جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب	۱۴ر مارچ ۴۲ء
۵۰۹	جناب شیخ محمد حسین صاحب	۱۳ر نومبر ۴۱ء
۲۵۴۶	جناب سید صادق علی صاحب	۱۲ر فروری ۴۲ء
۴۹۲۶	” خیر الدین سراج صاحب	۱۸ر فروری ۴۲ء
۸۷۴۸	” چوہدری ابوالہاشم خانصاحب	۲۰ر فروری ۴۲ء
۹۴۳۵	” شیخ فضل حق صاحب	۱۹ر فروری ۴۲ء
۱۱۹۵۰	جناب مرزا محمد شفیع صاحب	۳۱ر جنوری ۴۲ء
۱۱۹۵۷	” چوہدری محمد عبداللہ صاحب	۳۱ر دسمبر ۴۱ء
۱۱۹۸۱	” خانصاحب مولوی غلام محمد صاحب	۱۲ر جنوری ۴۲ء
۱۱۹۹۵	جناب سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب	۱۴ر مارچ ۴۲ء
۱۲۱۵۹	” ڈاکٹر لال الدین صاحب	۳۱ر جنوری ۴۲ء
۱۲۲۸۵	جناب مرزا قدرت اللہ صاحب	۱۳ر فروری ۴۲ء
۱۲۸۷۸	جناب میاں رحمت اللہ صاحب	۲۵ر دسمبر ۴۱ء
۱۴۱۱۱	جناب ہیڈ ماسٹر صاحب نصرت گرلز سکول	۲۵ر جولائی ۴۱ء
۱۴۶۳۰	” میاں عبدالرزاق صاحب	۱۵ر فروری ۴۲ء
۱۴۷۸۰	جناب بھائی عبدالرحیم صاحب	۳۰ر جنوری ۴۲ء
۱۵۲۴۹	” سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید	۷ر اکتوبر ۴۱ء
۱۵۲۶۱	جناب خانبہادر شیخ رحمت اللہ صاحب	۱۲ر ستمبر ۴۱ء
۱۵۳۰۰	جنابہ ام شریف احمد صاحب	۱۴ر جولائی ۴۱ء
۱۵۳۸۴	جناب ملک مولا بخش صاحب	۱۲ر دسمبر ۴۱ء
۱۵۴۸۶	” ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب	۳۱ر دسمبر ۴۱ء
۱۵۴۸۷	جناب خانصاحب ڈاکٹر عبداللہ صاحب	۲۹ر دسمبر ۴۱ء
۱۵۷۹۶	محترمہ اہلیہ صاحبہ بابو محمد امین صاحب	۱۴ر دسمبر ۴۱ء
۱۵۹۱۴	جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ	۲۴ر جنوری ۴۲ء

وصیت

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۰۲۵ :- شنکہ مبارک احمد ولد خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دہلی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۱۲ ۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ ساٹھ روپے ہے تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ العبد:- مبارک احمد بی۔ اے (آنرز) ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ (۲۰۔ا) سیکشن نئی دہلی۔ گواہ شد:- فرزند علی عفی اللہ عنہ والد موصی (ناظر بیت المال) گواہ شد:- مولوی نور الحق مولوی فاضل

ضروری گذارش

الفضل کے جو خریدار اصحاب بالعموم اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب ارسال فرماتے ہیں۔ ان میں سے بعض احباب چندہ کی ادائیگی میں اسقدر باقاعدہ نہیں ہیں جسقدر ہونا چاہیئے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمیں بسا اوقات ایسے احباب کو خطوط کے ذریعہ یاددہانی کرانی پڑتی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر احباب خود بخود بروقت چندہ ادا فرما دیا کریں۔ تا دفتر خط و کتابت کے خرچ سے بچ جائے۔ ہم احباب سے نہایت مؤدبانہ التجاء کرتے ہیں کہ موجودہ نازک ایام میں اس بارے میں ہمارے ساتھ تعاون فرما دیں۔ امید ہے۔ احباب ضرور اس کا خاص خیال رکھیں گے۔

نیازمند:- منیجر "الفضل"

نارتھ ویسٹرن ریلوے

کریوسوٹنگ ٹانگ ڈلپو ڈھلوال۔ گروپ نمبر ۲ میں لکڑی کے سلیپروں کو لانے اور اتارنے وغیرہ کے لئے سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹھیکہ کی شرائط مندرجہ ذیل پتہ سے صرف پانچ روپیہ فی سیٹ کے حساب ادا کرنے پر حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ فیس واپس نہیں کی جائیگی۔ ٹنڈر ۹ر فروری ۴۲ء کے چار بجے بعد دوپہر تک وصول کئے جائیں گے۔ اور اگلے کام کے روز گیارہ بجے قبل دوپہر کھولے جائینگے کنٹرولر آف سٹورز اس امر کا پابند نہیں کہ کم سے کم ٹنڈر یا کوئی ٹنڈر لازمی طور پر منظور کرے۔ کنٹرولر آف سٹورز این۔ ڈبلیو۔ آر ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سنگاپور - ۱۷ جنوری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپانی ہوائی جہازوں نے کل رات سنگاپور پر کئی گھنٹے مسلسل بمباری کی۔ اور شہر کے کئی مقامات پر حملے کئے۔ ملایا کے مشرقی محاذ کی صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ جاپانی دستے چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں دریائے مور کو پار کر کے جنوبی ساحل پر پاؤں جمانے میں کامیاب ہو گئے۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے کئی کشتیاں تباہ کر دیں۔ سنگاپور کے بحری اڈہ پر بھی بمباری کی گئی۔

رنگون - ۱۷ جنوری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جنوبی برما میں ما تھا کے مقام پر جاپانی فوجوں سے لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ یہ مقام رنگون سے ۲۹۰ میل اور سیام کی سرحد سے بیس میل ہے۔ برما کے دیہات پر بھی ہوائی حملے کئے جا رہے ہیں۔ ماتھا کے مقام پر صرف اڑھائی سو جاپانی فوج ہے۔

قاہرہ - ۱۷ جنوری - ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حلفایہ کی جرمن اور اطالوی فوج نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ ان میں سے قریباً ۵½ ہزار قیدی بنائے گئے اور ۷۶ برطانی قیدی رہا کرائے گئے۔ اس رقبہ پر پہلے حملہ میں ۳۲ ہزار محوری قید کر لئے جا چکے ہیں۔ اب سیرینیکا کی سرحد سے لیکر مصر کی سرحد تک تمام علاقہ دشمن سے صاف کر دیا گیا ہے۔

لنڈن - ۱۷ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ مسٹر چرچل لارڈ بیوربروک اور دیگر رفقاء کے ساتھ آج بخیریت یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ نے امریکہ سے انگلستان تک کا سفر ایک ہوائی کشتی میں کیا۔ امریکن گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ موجودہ اور آئندہ کی ہر قسم کی فوجی کارروائیوں کے متعلق مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ میں مکمل طور پر مفاہمت ہو گئی ہے۔

سنگاپور - ۱۷ جنوری - گورنر سنگاپور نے حکم دیا ہے۔ کہ سرکاری محکمے دفتری کارروائیوں کو نظر انداز کر کے ہر کام فوری طور پر کریں۔ فائلوں کو ایک محکمہ سے دوسرے میں بھیجنے کے بجائے افسر خود فوری طور پر لے جایا کریں۔ جونیئر سینئر کا کوئی امتیاز نہیں ڈیفنس کے معاملات سب باتوں پر مقدم ہیں۔

لنڈن - ۱۸ جنوری - روسی فوجوں نے لینن گراڈ کے شمال مغربی محاذ کے ایک حصہ میں جرمن صفوں کو توڑ دیا ہے۔

واشنگٹن - ۱۸ جنوری - جنگی محکمہ کیطرف سے کہا گیا ہے کہ جزیرہ نما باٹان کی امریکن و فلپائنی فوجوں کے دائیں بازو پر جاپانیوں کا زبردست حملہ زور پکڑ رہا ہے۔

مانچسٹر - ۱۸ جنوری - مسٹر شینویل ممبر پارلیمنٹ برطانیہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم اپنی آنکھوں کے سامنے برطانی ایمپائر کو پاش پاش ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ ہماری فوجیں کسی بھی جگہ مضبوط نہیں ہیں۔ اور جو لوگ اس حالت کے لئے ذمہ وار ہیں۔ وہ ابھی طاقت کے نشہ میں مست ہیں۔ اور اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ ہم پر اس سے بدتر وقت نہ آئیگا۔

لنڈن - ۱۷ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ماسکو کے برطانی سفیر سر سٹیفورڈ کرپس اپنی مرضی سے اپنے عہدہ سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے اسے منظور کرنے کے وقت ہی کہدیا تھا۔ کہ وہ ایک خاص وقت تک کام کریں گے۔ اب ان کی جگہ چین کے برطانی سفیر سر آرچیبالڈ کلارک کو ماسکو میں سفیر مقرر کیا جا رہا ہے۔

دہلی - ۱۷ جنوری - ایک اعلان مظہر ہے کہ جنرل سر ایلن فلیمنگ ہارٹلے ہندوستان کے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے ہیں۔ لفٹیننٹ جنرل ہیوس کلو چیف آف دی جنرل سٹاف ہونگے۔

واشنگٹن - ۱۷ جنوری - فلپائن کے مقبوضہ علاقوں سے جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹرز میں یہ اطلاعیں پہنچ رہی ہیں۔ کہ جاپانی ان رقبہ جات میں باقاعدہ لوٹ مار کر رہے اور ہر چیز کو تباہ کر رہے ہیں۔

سنگاپور - ۱۷ جنوری - فوڈ کنٹرولر نے اعلان کیا ہے کہ یہاں گوشت کا راشن مقرر کئے جانے کا سوال زیر غور ہے۔ آپ نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ دو روز گوشت کے بغیر گذارہ کریں۔

لاہور - ۱۷ جنوری - پنجاب بیوپار منڈل کی جنرل باڈی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اگر ۲۲ جنوری تک حکومت نے ان کے مطالبات کو تسلیم نہ کیا۔ تو منڈل سخت قدم اٹھائیگا۔ اب ہم بجری ٹیکس ایکٹ کی تنسیخ چاہتے ہیں۔ اور ہمارا ایک مطالبہ یہ ہے کہ ہمیں ہائیکورٹ میں اپیل کا حق دیا جائے۔

لاہور - ۱۷ جنوری - سر چھوٹو رام صاحب قائم مقام وزیر اعظم پنجاب نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ بجری ٹیکس ایکٹ کا جنگی اخراجات سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ تو دیہاتیوں کا بوجھ ہلکا کرنے اور عوام کے فائدہ کے نئے کام جاری کرنے کے لئے فراہمی سرمایہ کی غرض سے لگایا گیا ہے۔ اور بیوپاریوں کے مطالبات کو منظور کر کے حکومت اس ایکٹ کو بہت حد تک ڈھیلا کر چکی ہے۔ اب انکے مطالبات غیر واجب ہیں۔ جنہیں میں منظور نہیں کر سکتا۔ مجھ پر یہ الزام بالکل غلط ہے کہ میں بیوپاریوں کا مخالف ہوں۔ میں انہیں خوشحال دیکھنا چاہتا ہوں۔ ورنہ ٹیکس کیسے وصول ہو سکیں گے۔

وار دھا - ۱۷ جنوری - پنجاب میں ستیہ آگرہ کے ایک سال میں ۱۴۴۵ گرفتاریاں ہوئیں۔ ستیہ آگرہیوں کو ۴۲ ہزار چھ سو ۲۵ روپیہ جرمانہ ہوا۔ مگر وصولی صرف -/۲/۸۷۲ ہوئی ہے۔

لنڈن - ۱۷ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں سنگاپور سے اب صرف ایک سو میل کے فاصلہ پر ہیں۔

مدراس - ۱۷ جنوری - حکومت ہند کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ تحریک خاکسار کے بانی عنایت اللہ صاحب مشرقی نے اس آرگنائزیشن کے فوجی پہلو کو جنگ کے عرصہ تک بند کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کیونکہ یہ حکومت کی پریشانی کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور خاکساروں کو حکم دیا ہے کہ وہ پبلک یا پرائیویٹ طور پر اس عرصہ میں وردیوں کا پہننا۔ بیلچے اٹھانا۔ بیج لگانا اور مارچ کرنا بند کر دیں حکومت نے آپکی رہائی کا فیصلہ بھی کر دیا ہے۔

انقرہ - ۱۷ جنوری - ترکش ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ ترکی کے سرحدی مقامات پر ہنگامی صورت حالات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ شمالی سرحد پر مشینی فوجوں کی زبردست نقل و حرکت جاری ہے۔ پندرہ لاکھ نئی فوج بھرتی کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ جو چھ ماہ کے عرصہ میں بھرتی کی جائیگی۔ پچاس سال عمر کے فوجی افسروں کو نوجوانوں کی فوجی تربیت کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔

کلکتہ - ۱۷ جنوری - جاپانی جنگی قیدیوں کی ایک بھاری تعداد سنگاپور سے ایک جہاز کے ذریعہ یہاں لائی گئی ہے۔ جو ملک کے مختلف حصوں میں رکھے جائینگے۔

لنڈن ۱۷ جنوری - خیال ہے۔ کہ برطانی وزارت میں کچھ ردوبدل ہونے والا ہے۔ غالباً چند وزراء پر مشتمل ایک جنگی کابینہ بنایا جائے گا مگر یہ وزراء دفتری ذمہ واریوں سے سبکدوش ہونگے۔ نیز پارلیمنٹ میں جنگ کے متعلق ایک آزادانہ بحث ہونے والی ہے۔

واشنگٹن ۱۷ جنوری - محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جب سے امریکہ جنگ میں شامل ہوا ہے ۳۵۰۰ ملین ڈالر کے ٹھیکے مختلف موٹر ساز کمپنیوں کو دے چکا ہے۔ جو اس وقت سامان جنگ تیار کر رہی ہیں۔

بٹیویا ۱۷ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ڈچ ایسٹ انڈیز پر جاپانی طیاروں کے حملوں کا پھیلاؤ بڑھ گیا ہے

برلن ۱۷ جنوری - مشہور جرمن جرنیل راشناؤ جو روسی محاذ سے بیمار ہو کر واپس آ رہا تھا۔ رستہ میں مر گیا۔

دہلی ۱۷ جنوری - وائسرائے ہند عنقریب مرکزی اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کرنے والے ہیں

دہلی ۱۷ جنوری - امید ہے۔ کہ سر اکبر حیدری کی جگہ سر فیروز خان نون کو کونسل آف سٹیٹ کا لیڈر منتخب کیا جائیگا

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی